رجسٹرڈ ایل ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ مسیح موعود کے ان مددگار باغ مقامود

روزنامہ الفضل لاہور پاکستان

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۲۸ ۔ ۲۸ ماہ تبوک ۱۳۲۶ ہش ۔ ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۶۶ ھ ۔ ۲۸ ستمبر ۱۹۴۷ء ۔ نمبر ۱۲

Digitized by Khilafat Library

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۷ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

افسوس کہ جناب میاں امام دین صاحب آف کپورتھلہ چند روز کی علالت کے بعد انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ اور فسادات کی وجہ سے کپورتھلہ سے آئے ہوئے تھے۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

امن کے قیام کے لئے ایک قابلِ عمل تجویز

پنجاب کی تقسیم اس اصول پر ہوئی ہے۔ کہ جہاں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہو وہ علاقہ پاکستان میں شامل کیا جائے۔ اور جہاں جہاں غیر مسلموں کی اکثریت ہے۔ وہ علاقہ ہندوستانی یونین میں شامل ہو۔ اس طرح پنجاب مشرقی اور مغربی دو حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے۔

مشرقی پنجاب میں سکھوں اور ہندوؤں کی اکثریت ہے تقسیم جو ہوئی ہے۔ وہ کلیتہً مذہبی نقطہ نظر ہی سے ہوئی ہے۔ اگرچہ مغربی پنجاب میں مسلمانوں اور مشرقی میں سکھوں اور ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ مگر پنجاب کی آبادی کچھ اس طرح سے مل جل چلی آتی ہے کہ مشرقی پنجاب میں مسلمانوں اور مغربی پنجاب میں غیر مسلموں خاصکر سکھوں کے نہایت مقدس مقامات واقع ہیں۔

تقسیم سے پہلے جو کشمکش مسلمانوں اور سکھوں میں ہوتی رہی ہے۔ وہ زیادہ تر ننکانہ صاحب کے لئے ہی ہوتی رہی ہے سکھوں نے ہر طرح سے اس پر زیادہ زور دیا تھا۔ کہ تقسیم ایسی صورت میں ہونی چاہیئے کہ ننکانہ صاحب جو ضلع شیخوپورہ میں واقع ہے مشرقی پنجاب میں آجائے۔ پھر سکھوں کا ایک اور مقدس مقام پنجہ صاحب ضلع راولپنڈی میں واقع ہے۔

لیکن جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا ہے دونوں کی اکثریت کے علاقے کچھ اس طرح واقع ہوئے ہیں۔ کہ سکھوں کے یہ دونوں مقدس مقامات کسی طرح مشرقی پنجاب میں شامل نہیں ہو سکتے تھے۔ اس لئے لازماً ان کو مغربی پنجاب میں شامل کرنا پڑا۔ دوسری طرف مسلمانوں کے بعض مقدس مقامات مثلاً سرہند شریف اور مسلمانوں کی ایک جماعت جماعت احمدیہ کا بھی مقدس مقام قادیان مشرقی پنجاب میں واقع ہے۔ ہمارے خیال میں سکھوں اور مسلمانوں کے مقدس مقامات کی حفاظت مصلحت اور رواداری کے نقطہ نظر سے بھی نہایت ضروری ہے۔

ہم ایک تجویز دونوں مشرقی اور مغربی پنجاب کی حکومتوں کے سامنے رکھتے ہیں۔ ہمیں امید ہے اگر اس پر عمل کیا جائے تو کم از کم سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان جو باہمی شکایات ہیں۔ وہ بڑی حد تک رفع ہو سکتی ہیں۔ اور وہ تجویز یہ ہے کہ ایک طرف پنجہ صاحب اور ننکانہ صاحب کی حفاظت پاکستان اور مغربی پنجاب کی حکومتیں اپنے ذمہ لیں۔ ان میں سے ننکانہ صاحب کے گرداگرد چونکہ جائداد بھی ہے۔ اس لئے پانچ پانچ میل یا جس قدر مناسب ہو سکھوں کو آباد رکھا جائے۔ اور ان کی پوری پوری حفاظت کی ذمہ داری لی جائے پنجہ صاحب کے ساتھ چونکہ اس قسم کی جائداد نہیں ہے۔ وہاں صرف سکھوں کے مقدس مقام کی حفاظت کی ذمہ داری کافی ہوگی۔

دوسری طرف سرہند شریف اور قادیان کو ہم پیش کرتے ہیں۔ سرہند شریف کے ساتھ چونکہ جائداد نہیں۔ اس لئے صرف اس مقدس مقام کی حفاظت کی ذمہ داری کافی ہوگی۔ قادیان بھی مسلمان احمدیہ جماعت کا اسی طرح مقدس مقام ہے۔ جس طرح ننکانہ صاحب سکھوں کا مقدس مقام ہے۔ جس طرح ننکانہ سکھوں کے اولین گرو کی پیدائش کی جگہ ہے۔ اور سکھ ہر طرح سے اس کی حفاظت کے حقدار ہیں۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کے مسلمان بھی قادیان کی حفاظت کے پورے پورے حقدار ہیں۔ کیونکہ یہ ان کے پیشوا کا مولد ہے۔ اور ننکانہ صاحب کی طرح قادیان کے گرد بھی تقریباً پانچ پانچ میل تک مسلمانوں کی آبادی اس طرح رہنی چاہیئے جس طرح ننکانہ صاحب کے گرد۔ کیونکہ قادیان کے گرد زیادہ تر مسلمان احمدیوں ہی کی جائداد ہے۔ جس میں سب سے بڑا حصہ خود اس مغل خاندان کا ہے۔ جو قدیم سے یہاں آباد چلا آتا ہے۔ اور کبھی قریباً ۸۰ گاؤں کی ریاست کا مالک تھا۔ اور اسی خاندان سے اب اس جماعت کا امام تعلق رکھتا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ مغربی پنجاب اور پاکستان کی حکومتیں اس وقت جبکہ سخت ضرورت ہے کہ مسلمان اتفاق و اتحاد سے رہیں تاکہ پاکستان کی بنیادیں مضبوط ہو جائیں۔ ضرور اس امر پر زور دیں گی۔ کہ مشرقی اور مغربی پنجاب کی حکومتوں کے درمیان مندرجہ بالا قسم کا سمجھوتہ ہو جائے۔ اس طرح دونوں ملک امن و آرام میں ہو جائیں گے۔ اور فریقین میں جو باہمی آویزش

قانون شکنی کا انعام

کل کے الفضل میں ہم نے قادیان کے متعلق چند ایسی رپورٹیں شائع کی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قادیان میں بسنے امن قائم رکھنے کے اور شہریوں کو امن قائم رکھنے میں مدد دینے کے مقامی حکام وہاں ایسی فضا پیدا کر رہے ہیں۔ کہ جس سے وہاں لحظہ بہ لحظہ بے چینی اور بے امنی پھیلتی جا رہی ہے۔

تمام اردگرد کے دیہات جن میں مسلمان صدیوں سے آباد چلے آتے تھے۔ تخویف اور دھمکیوں سے خالی کرا لئے گئے ہیں۔ اور اب مسلمانوں کا کوئی گاؤں بھی ایسا نہیں بچا۔ جس کو ساٹھ پھونک کر تباہ نہ کر دیا ہو۔ یہ کام پہلے ایسے دیہات میں شروع کیا گیا تھا۔ جو قادیان سے تین چار میل یا زیادہ فاصلہ پر ہیں۔ لیکن اب اس کام کی تکمیل اس طرح ہوئی ہے کہ خود قادیان کی بستیوں کو بھی خالی کرا کر ان میں سکھ آباد کئے جا رہے ہیں۔ چنانچہ مرچ مگل وغیرہ کو صاف کر کے اب قادر آباد کو بھی جو قادیان کی ایک بستی ہے۔ اور جو کسی طرح قادیان سے الگ نہیں ہے۔ اور مسلمان باشندے قادیان کے قدیم مغل خاندان کے مزارعہ ہیں نہایت عجیب غریب طریقے سے خالی کروا کر وہاں سکھوں کو زبردستی آباد کر دیا ہے۔ چونکہ سکھوں کے حملوں کا خطرہ روز بروز نزدیک آ رہا تھا۔ وہاں کے لوگوں نے

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی اے ۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس سیتل روڈ میں طبع کرا کر جوبلی بلڈنگ جی ۔ ال روڈ لاہور سے شائع کیا

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی

اپنے بچے اور عورتیں اپنے گھروں سے نکالکر قادیان کے دوسرے محفوظ محلوں میں بھیجدیں تھیں۔ اور وہ خود وہیں سکھ حملہ آوروں سے اپنی جائداد بچانے اور مکانوں کی حفاظت کے لئے رہ گئے تھے۔ ان کو وہاں سے نکالنے کے لئے یہ عجیب و غریب دلیل پیش کی گئی ہے۔ کہ چونکہ تم نے عورتوں اور بچوں کو یہاں سے باہر بھیجدیا ہے۔ اب حکام کی نظر میں یہ جگہ خالی ہوگئی ہے۔ اور صرف مردوں کے یہاں رہنے سے آباد تصور نہیں کی جاسکتی۔ اس لئے تم بھی یہاں سے چلتے بنو۔ اور سکھوں کو آباد ہونے دو۔ اس لاجواب دلیل کا جواب کیا ہوسکتا تھا۔ خاصکر جبکہ دیہات کے باشندوں کو علم تھا۔ کہ اگر انکار کیا گیا۔ تو ان کا کیا حشر ہوگا۔ اس لئے وہ بیچارے بے چون وچرا وہاں سے بیک بینی و دو گوش نکل آئے اور اپنا سب کچھ سکھوں کے حوالے کر دیا۔

ہم حیران ہیں کہ گاندھی جی اور دوسرے ہندوستانی لیڈروں کے پے بہ پے اعلانات۔ کہ مسلمانوں کو ہندوستان سے نکلنے کے لئے مجبور نہیں کیا جائیگا کیا معنے رکھتے ہیں۔ اور اب جو کانگرس کی مجلس عاملہ نے ریزولیوشن پاس کیا ہے اور جس میں کہا ہے۔ کہ کانگرس اپنا مینیفسٹ کیریکٹر فائنل نہیں ہونے دے گی۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ اس ریزولیوشن میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ ہندوستان میں مذہب کی بناء پر تفریق نہیں کی جائے گی۔ اور دو قوموں کے نظریہ کو تسلیم نہیں کیا جائے گا کیا اصول قادیان کی اس بستی پر چسپاں نہیں ہوتا؟

ہم پوچھتے ہیں کہ اس بستی یا دیگر دیہات کے باشندوں نے جہاں سے ان کو کان پکڑ کر نکالدیا گیا ہے۔ اور ان کی جگہ سکھوں کو آباد کر دیا گیا ہے۔ کب اور کس کے سامنے ہندوستانی یونین سے بغاوت کی تھی۔ انہوں نے کب یہ کہا کہ ہم ہندوستانی یونین کے شہری بن کر نہیں رہیں گے۔ یا ترنگے جھنڈے کو سلامی نہیں دیں گے۔ کیا یہ مذہبی تفریق نہیں کہی جاسکتی؟ کیوں مسلمانوں کو جو صدیوں سے یہاں آباد چلے آتے تھے۔ اور قانون شکن حملہ آور سکھوں سے مقابلہ کرنے کے لئے بھی تیار تھے۔ جن کی حفاظت حکومت کے اولین فرائض میں سے تھی۔ مقامی حکام نے ان کی جدی وراثتوں ہی سے صرف محروم نہیں کر دیا۔ بلکہ ان کو اپنے گھروں سے نکال باہر کیا۔ اور ان کی جگہ ان لوگوں کو آباد کیا۔ جو قانون شکن کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اور ملک کا امن برباد کر رہے ہیں۔

اگر سکھ قانون شکن مقامی افسروں کے روکنے کے باوجود اور باشندگان دہ کے شکست کھانے پر زبردستی بستیوں پر قبضہ کر لیتے۔ تو اس صورت میں بھی حکومت کا یہ فرض تھا۔ کہ زیادتی کرنے والوں کی سرزنش کرتی۔ اور حقدار کا حق اس کو دلاتی۔ لیکن جب باشندگان دیہہ ہندوستان سے نہیں نکالا جائے گا۔ اور کانگرس کمیٹی کی مجلس عاملہ کا ریزولیوشن کہ وہ اپنا مینیفسٹ کیریکٹر قائم رکھے گی اور دو قومی نظریہ کو تسلیم نہیں کریگی سوائے اس کے کہ سب ڈھکوسلے ہیں۔ اور محض کاغذی تسلیاں اور کیا کیا جاسکتا ہے؟

ہندوستانی یونین کا یہ جواب کہ پاکستان میں چونکہ ایسا ہو رہا ہے۔ اس لئے یہ باتیں جائز ہیں ہرگز درست نہیں ہے۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ پاکستان ہی نے ان باتوں کا آغاز کیا ہے۔ پاکستان والوں نے ہرگز اپنی وراثتوں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ اور نہ کسی نے ان کو وہاں سے حملہ کرکے نکالا تھا۔ تو یہ انوکھا انصاف روا داری۔ امن پسندی شائد ہمارے لوگوں ہی کی خاص ایجاد ہے۔ کہ ان کو وہاں سے نکالکر ان شکنوں کے کہ ابھی بیٹھ کر آباد کیا جائے

ہم نے یہ ایک مثال پیش کی ہے ورنہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ جب حالت یہ ہے۔ تو پھر بڑے بڑے لیڈروں کے لمبے چوڑے بیانات کہ مسلمانوں کو زبردستی ہی نے دو قومی نظریہ کو پھیلایا ہے۔ تو پھر بھی ہندوستانی یونین صرف یہی کہہ کر ان غلط کاریوں کی ذمہ داریوں سے عہدہ برا نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ پاکستان والوں کا تو اصول ہی دو قومی نظریہ ہے۔ اگر وہ کوئی ایسی غلطی کریں۔ تو وہ خود اس کے ذمہ دار ہیں لیکن ہندوستانی یونین جو اس دو قومی اصول کو تسلیم نہیں کرتی۔ اور اپنے آپ کو نہایت فراخ حوصلہ اور صلح کل بتاتی ہے۔ اپنے اصول کے مطابق اس کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ پاکستان کے سامنے ایک اچھی مثال پیش کرتی۔ اور اپنے اصول پر سختی سے کاربند ہوکر پاکستان والوں پر ثابت کرتی۔ کہ دیکھ لو دو قومی نظریہ غلط ہے۔ ہمارے ملک میں ہندو مسلمان بھائی بھائی کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہاں کوئی ایسی خواہش موجود نہیں۔ جس سے یہ گمان ہوسکے۔ کہ ہندوستان میں دو قومیں رہتی ہیں۔

اس بات کو ثابت کرنے کا یہ نہایت ہی غلط اور غیر منصفانہ طریقہ ہے کہ غلط کاموں کو موقعہ دیا جائے۔ کہ وہ مسلمانوں کو ہندوستانی یونین سے کان پکڑ کر نکالتے چلے جائیں۔ بلوہ پرور اور قانون شکن عنصر کی حوصلہ افزائی ہرگز نہ کی جائے بلکہ الٹا ان کو انعام دیا جائے۔ اور مسلمانوں کو زبردستی ان کے آبائی جائداد سے محروم کرنے اور اس پر ناجائز قبضہ کرنے میں مدد دی جائے

قادیان کی حفاظت

از حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ

حال کی شوریٰ میں یہ فیصلہ ہوا ہے۔ کہ تمام جماعتیں اپنے ۱۸ سال سے ۵۵ سال کی عمر کے مردوں کی فہرست بنا کر ان کو آٹھ حصوں میں تقسیم کر دیں۔ اور ۱/۸ حصہ آدمی قرعہ ڈال کر فوراً قادیان کی حفاظت کے لئے بھجوا دیں۔ کیا آپ نے یہ کام شروع کر دیا ہے جو قادیان سے دفاتر اور کارکنوں کا ایک بڑا حصہ فوراً نکالنا ضروری ہے۔ گزشتہ تین ماہ سے انہوں نے دن رات کام کیا ہے۔ اور سب کام سلسلہ کے بند ہیں۔ اس لئے فوراً اس فیصلہ کے ماتحت باہر سے آدمی جانے چاہئیں۔ قادیان کی مرد آبادی کا ۱/۵ ہر وقت قادیان رہے گا۔ اس طرح قادیان پر پھر بھی دوسروں سے زیادہ بوجھ رہے گا۔ یہ وقت دیر کا نہیں۔ فوراً اس انتظام کے ماتحت آدمی بھجوائیے۔ اس میں مرضی کا سوال نہیں۔ جبراً ہر شخص کو یہ خدمت دینی ہوگی۔ اور تین ماہ تک یہ خدمت کرنی ہوگی۔ ہر تین ماہ کے بعد یہ ڈیوٹی بدلتی رہے گی۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

قبائلی سرداروں کی لاہور میں آمد

گاندھی جی کے نام تار

لاہور ۲۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبہ سرحد کے بعض قبائلی سردار اپنے مشرقی پنجاب کے مسلمان بھائیوں کے ہولناک مصائب سے پیدا شدہ حالات کا جائزہ لینے کے لئے لاہور آئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ سرحدی مسلمانوں کے جذبات اس سلسلے میں سخت مشتعل ہیں گاندھی جی کو ایک برقیہ ارسال کیا گیا ہے۔ جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ مشرقی پنجاب کے مسلمان پناہ گزینوں کی حفاظت کے علاوہ ان مسلمانوں کے مسئلہ پر خاص طور پر توجہ دیں۔ جو ابھی تک مشرقی پنجاب میں مقیم ہیں اور جو اپنے گھروں کو چھوڑنا نہیں چاہتے جیسا کہ قادیان کے مسلمان ہیں۔ اس مضمون کی تاریں قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان اور خان عبدالقیوم خان وزیر اعظم صوبہ سرحد کو بھی ارسال کی گئی ہیں

اس سلسلے میں اتمان زئی قبیلہ کے سرداروں نے

"ہر مسلمان کی ہمدردی تمہارا نصب العین ہونا چاہیئے۔ اس وقت اختلافات پر زور دینا یا احمدی غیر احمدی میں فرق کرنا ایک قومی غداری ہے" (از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

Digitized by Ahmadiyya Library, Rabwah

قادیان اور جماعت احمدیہ کے متعلق

آسمانی فیصلہ

محمد عبدالحق صاحب مجاہد بی اے بی ٹی گنج مغلپورہ)

جماعت احمدیہ اس وقت جس نازک دور سے گذر رہی ہے۔ احمدیت کی تاریخ میں اس کی مثال شاذ سے ملے گی جماعت احمدیہ پر اس ابتلاء کا آنا ضرور ہی تھا۔ کیونکہ انبیاء کی جماعتوں پر ایسے نازک دور آیا ہی کرتے ہیں۔ جہاں اللہ تعالےٰ پیار آزمائش میں ڈالتا ہے۔ وہاں ساتھ ہی وہ کچھ تسلی کے وعدے بھی کرتا ہے چنانچہ جہاں ان ابتلاؤں کو بیان کیا گیا ہے جو جماعت احمدیہ پر آنے والے تھے۔ وہاں جماعت احمدیہ کی کامیابی اور اس کی حفاظت کے متعلق بھی اس نے تسلی دے رکھی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جہاں آنے والے خطرات سے آگاہ کیا وہاں آپ سے یہ وعدہ بھی فرمایا ہے کہ میں تیری جماعت کو ٹھوکرات میں ڈالنے کے بعد اس کی مدد بھی کروں گا۔ چند ایسے الہامات درج کئے جاتے ہیں، حضور فرماتے ہیں۔ خدا نے فرمایا ہے

(۱)" تجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ مگر اس قدر جو خدا نے مقدر کی۔ یہ فتنہ خدا کی طرف سے ہے تا وہ تجھ سے بہت ہی پیار کرے یہ خدا کا پیار کرنا ہے۔ جو غالب اور بزرگ ہے اور یہ پیار وہ ہے۔ جو کبھی منقطع نہیں ہوتا۔ ابتلاء کا وقت ہے۔ اور اصطفا کا وقت ہے اور عذاب کا وقت مجرموں کے سر پر ہے کبھی نہیں ٹل سکتا۔ اور اسے اس مامور کی جماعت سست ہو جانا اور غم میں نہ پڑ جانا یا لاخر غلبہ تمہیں کو ہے۔ اگر تم ثابت قدم رہو گے یہ ممکن ہے کہ ایک چیز کو تم چاہو۔ اور وہ در اصل تمہارے لئے اچھی نہ ہو۔ اور ایک چیز سے نفرت کرو اور وہ در اصل تمہارے لئے اچھی ہو۔ اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے" (تذکرہ صفحہ ۲۷۵)

(اس میں اشارہ غالباً پاکستان یا ہندوستان کی طرف ہے۔ کیونکہ پاکستان میں رہنے کے متعلق جماعت کی کوشش تھی۔ جو کامیاب نہیں ہوئی)

(۲)" اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اس کے متعلق میں جانتا ہوں تجھ پر اور تیرے ساتھ کے لوگوں پر سوا نفذ حکام کا ابتلاء آئے گا وہ ابتلاء صرف تہدید ہوگا۔ اس سے زیادہ نہیں وہ خدا جس نے خدمت قرآن تجھے سپرد کی ہے۔ پھر تجھے قادیان میں واپس لائے گا۔ میں اپنے فرشتوں کے ساتھ تا گہانی طور پر تیری مدد کروں گا۔ میری مدد تجھے پہنچے گی" (تذکرہ صفحہ ۲۹۵)

یہ الہام حضرت امیر المومنین کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ حضور آج کل قرآن مجید کی تفسیر اور مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم میں کوشاں ہیں

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ سنت اللہ ہے کہ برگزیدہ لوگ دربار عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں

"یہی قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ سنت اللہ ہے۔ کہ وہ دربار عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں لیکن غرق کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس لئے کہ تا ان موتیوں کے وارث ہوں کہ جو دریائے وحدت کے نیچے ہیں۔ اور وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں۔ لیکن اس لئے نہیں کہ جلائے جائیں۔ بلکہ اس لئے کہ تا خدا تعالےٰ کی قدرتیں ظاہر ہوں اور ان سے شوخٹا کیا جاتا ہے اور لعنت کی جاتی ہے۔ اور وہ ہر طرح سے ستائے جاتے ہیں۔ اور دکھ دیئے جاتے ہیں۔ اور طرح طرح کی بولیاں ان کی نسبت بولی جاتی ہیں۔ اور بدظنیاں بڑھ جاتی ہیں یہاں تک کہ بہتوں کے خیال و گمان میں بھی نہیں ہوتا کہ وہ سچے ہیں بلکہ جو شخص ان کو دکھ دیتا اور لعنتیں بھیجتا ہے۔ وہ اپنے دل میں خیال کرتا ہے۔ کہ بہت ہی ثواب کا کام کر رہا ہے۔ پس ایک مدت تک ایسا ہی ہوتا رہتا ہے۔ اور اگر اس برگزیدہ پر بشریت کے تقاضے سے کچھ قبض طاری ہو۔ تو خدا تعالےٰ اس کو ان الفاظ سے تسلی دیتا ہے۔ کہ صبر کر جیسا کہ رسولوں نے صبر کیا۔ اللہ فرماتا ہے میں تیرے ساتھ ہوں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ پس وہ صبر کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ امر مقدر اپنے مدت معزہ تک پہنچ جاتا ہے۔ تب غیرت الٰہی اس غریب کے لئے جوش مارتی ہے اور ایک ہی تجلی میں اعدا کو پاش پاش کر دیتی ہے"

(ازالہ اوہام ۵۲-۵۱)

حضور آج کل ناگزیر حالات کی وجہ سے چند مومن منافقوں کے ساتھ قادیان سے باہر ہیں۔ اور ... قادیان سے باہر رہنا حضور کی طبیعت پر خاص اثر ڈال رہا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ حضور کو جلد قادیان واپس لایا جائے گا انشاء اللہ

(۳)" رات میں نے دیکھا کہ بڑا پیارا شربت کا پیا۔ اس کی حلاوت اسقدر ہے کہ میری طبیعت برداشت نہیں کرتی۔ بار بار منہ میں اس کو پیئے جاتا ہوں اور میرے دل میں یہ خیال بھی گذرتا ہے کہ مجھے پیشاب کثرت سے آتا ہے اتنا بیٹھا اور کثیر شربت میں کیوں پی رہا ہوں مگر اس پر بھی میں اس پیالے کو پی گیا شربت سے مراد کامیابی ہے اور یہ اسلام اور ہماری جماعت کی بشارت ہے" (تذکرہ صفحہ ۲۱۳)

(۴)" خدا کی رحمت اور فتح و نصرت کی بارش ہماری جماعت پر ہوگی۔ ہماری خواب سچی ہے اس کا ظہور ضرور ہوگا" (تذکرہ صفحہ ۳۳۲)

(۵)" اس وقت اصحاب فیل کی طرح اسلام پر حملہ کیا گیا ہے مسلمانوں کی حالت میں بہت کمزوریاں ہیں اصحاب فیل نذر میں ہیں۔ خدا وہی نمونہ پھر دکھانا چاہتا ہے" (تذکرہ صفحہ ۳۸۱)

(۶)" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا۔

"اے خدا اگر تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا۔ تو پھر اس کے بعد اس زمین میں تیری پرستش کبھی نہ ہوگی" (تذکرہ صفحہ ۱۵۰)

(۷)" خدا قادیان میں نازل ہوگا اپنے وعدے کے موافق" (تذکرہ صفحہ ۴۱۳)

(۸)" اور جیسا کہ اصحاب الفیل نے خانہ کعبہ کو نابود کرنا چاہا تھا وہ تجھے نابود کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا انجام کیا ہوگا یعنی ان کا وہی انجام ہوگا۔ جو اصحاب فیل کا ہوا" (تذکرہ صفحہ ۴۵۰)

(۹)" طرح طرح سے جانیں تلف کی جائیں گی یہ امر آسمان پر قرار پا چکا ہے۔ یہ اس خدا کا امر ہے۔ جو غالب اور بزرگ ہے جو کچھ قوم پر نازل ہوا خدا اس کو نہیں بدلائے گا جب تک کہ وہ لوگ اپنے دلوں کی حالتیں نہ بدلائیں۔ وہ اس گمان کو جو قادیان سے کسی قدر ابتلاء کے بعد اپنی پناہ میں لے لے گا آج خدا کے سوا کوئی بچانے والا نہیں"

(تذکرہ صفحہ ۴۶۱)

(۱۰)" ایک عورت قرآن پڑھ رہی تھی اس سے اپنی جماعت کی نسبت تفاؤل کی نیت سے پوچھا کہ پہلی سطر پر اول کیا لفظ ہے تو اس نے کہا۔ غفور الرحیم میں سمجھا کہ یہ میری جماعت کے لئے ہے" (تذکرہ صفحہ ۴۷۱)

(۱۱)" مجھے خدا نے اپنے الہام سے یہ بھی خبر دی ہے۔ کہ جو شخص تیرے خلاف تیر چلائے گا۔ میں اس تیر سے اس کا قلع قمع کروں گا"

(تذکرہ صفحہ ۵۱۳)

(۱۲)" اس جہنم پر جو طاعون اور زلزلوں کا جہنم ہے۔ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اس زمانہ میں کوئی فرد بشر بھی زندہ ہوگا۔ یعنی اس ملک میں اور جیسا کہ نوح کے وقت میں ہوا کہ ایک خلق کثیر کو مدت تک نوح کے زمانہ بخشا گیا۔ ایسا ہی اس جگہ بھی ہوگا"

(تذکرہ صفحہ ۹۲۵)

(۱۳)" خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے۔ کہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا۔ اور پھیلے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ ... اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا"

(تذکرہ صفحہ ۵۴۲)

ایک جگہ پر حضور فرماتے ہیں۔

(۱۴)" اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے اور آسمانی سکینت تم پر اترے گی اور روح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے اور خدا ہر قدم تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔ خدا کے فضل کا صبر سے انتظار کرو۔" (الحکم ۱۷ و ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کیلئے امتحان اور ابتلاء کا نازک ترین دور

اسلام چیز کیا ہے خدا کیلئے فنا ترک رضائے خویش پئے مرضی خدا

(از خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی (واقف زندگی) (ایڈیٹر المصلح)

مومن اور کافر کی موت و حیات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مومن پر موت اس لئے نہیں آتی کہ اس نام کا ہمیشہ ہمیش کے لئے وہ غلط کی طرح مٹا دے بلکہ وہ اس لئے آتی ہے تا اسے ایک ابدی زندگی بخشے۔ جو دوامی ہونے کے علاوہ مومن کی روحانی حیات کا پہلے سے کہیں زیادہ باعث ہو۔ اسلئے مومن موت سے کبھی گھبراتا نہیں جب بھی اسے موت کا پیغام آئے۔ بسر و چشم اسے قبول کرتا اور راہ خدا میں اپنی جان عزیز کو قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔ برعکس اس کافر موت سے کوسوں دور بھاگتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ دنیاوی زندگی کے سوا کوئی زندگی ہی نہیں۔

ازمنہ ماضیہ کے واقعات اس امر پر شاہد ہیں کہ جب بھی حق کے مقابل باطل نبرد آزما ہوا اہل باطل ہمیشہ ہی اہل حق کے مقابل ہزیمت کھاتے رہے۔ ان کی شکست کا یہی باعث ہوتی رہی کہ وہ دنیاوی زندگی کے لئے موت سے بھاگتے رہے جبھی جماعتیں تختہ دار پر لٹکنے کے لئے وقت تیار نظر آئیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی امر کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ رسولوں کا طبقہ مصائب اٹھا کر دنیا سے گزر گیا۔

ان کا خدا کے لئے دنیا کے عیش و آرام کو طرح طرح کے آلام و مصائب پر اٹھا لینا ان کی عظمت کا باعث ہوا نہیں ہے کہ خدا کے محبوبوں کو اور مصائب آتی ہیں۔ ان کی بھی ایک لطیف سر ہوتا ہے ان کے سب سے زیادہ تکالیف اور ہیں آتی ہیں کہ تباہ ہو جائیں بلکہ کہ تا زیادہ پھل اور پھول میں ترقی جو دنیا میں ہر چیز قابل کے لئے یہی قانون ٹھہرایا ہے۔ کہ اول وہ صدمات کا تختہ مشق بنایا جاتا ہے کسان زمین میں ہل چلا کر اس کا جگر پھاڑتا ہے۔ اور اس مٹی کو باریک کرتا ہے۔ یہاں تک کہ ہوا کے جھونکے اسے ادھر ادھر اڑانے لئے پھرتے ہیں نادان خیال کرے گا کہ زمیندار نے بڑی غلطی کی۔ جو اچھی بھلی زمین کو خراب کر دیا مگر عقلمند خوب سمجھتا ہے کہ جب تک زمین کو اس درجہ تک نہ پہنچایا جائے وہ پھل پھول پیدا کرنے کی قابلیت کے جوہر نہیں دکھا سکتی اسی طرح اس زمین میں بیج ڈال دیا جاتا ہے۔ جو خاک میں مل کر بالکل مٹی کے قریب قریب ہو جاتا ہے لیکن کیا وہ دانے اس لئے مٹی میں ڈالے جاتے ہیں۔ کہ زمیندار ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے؟ نہیں نہیں وہ دانے اس کی نگاہ میں بہت ہی بیش قیمت ہیں۔ اس کی غرض ان کو مٹی میں گرانے سے صرف یہ ہے کہ وہ پھلیں اور پھولیں۔ اور ایک ایک کی بجائے ہزار نکلیں

بلکہ ہر جو ہر قابل کے لئے خدا نے یہی قانون رکھا ہے وہ اپنے خاص بندوں کو مٹی میں پھینک دیتا ہے یہ لوگ ان کے اوپر چلتے ہیں۔ اور پیروں کے نیچے کچلتے ہیں۔ مگر کچھ وقت نہیں گزرتا کہ وہ اس سبزہ کی طرح (جو خس و خاشاک میں دبے ہوئے دانے سے نکلتا ہے) نکلتے ہیں اور ایک عجیب رونق اور آب کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں جو ایک دیکھنے والا تعجب کرتا ہے یہی قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ سنت اللہ ہے۔ کہ وہ ورطۂ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں۔ لیکن نہ اس لئے کہ غرق کئے جائیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ ان موتیوں کے وارث ہوں۔ جو دریائے وحدت کی تہ میں ہیں وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں نہ اس لئے کہ وہ جلا دیئے جائیں بلکہ اس غرض کے لئے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا تماشہ دکھایا جائے۔ اور اس غرض ان سے مشوفا کیا جاتا ہے۔ منہ ہی کی جاتی ہے۔ پر لعنت کرنا ثواب کا کام سمجھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اپنا جلوہ دکھاتا ہے اور اپنی نصرت کی چمکار دکھاتا ہے اس وقت دنیا کو ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ اور غیرت الٰہی اس غریب کے لئے جوش مارتی ہے اور ایک ہی تجلی میں اعداء کو پاش پاش کر دیتی ہے۔ سو اول نوبت دشمنوں کی ہوتی ہے اور آخر میں اس کی باری آتی ہے۔ اس کی طرف خدا تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے والعاقبۃ عند ربک للمتقین۔ پھر خدا تعالیٰ کے مامورین پر مصائب اور شکلات کے آنے کا ایک یہ بھی سر ہوتا ہے تا ان کے اخلاق کے نمونے دنیا کو دکھلائے جاویں۔ اور اس عظیم الشان بات کو دکھائے جو ایک معجزہ کے طور پر ان میں ہوتی ہے وہ کیا؟ استقامت"

(اخبار الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۰)

اے جماعت احمدیہ! تو بھی خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ مامور کی جماعت ہے یقیناً تجھے بھی انہی حالات میں سے گزرنا ہے جن سے سابقہ انہی جماعتیں گذرتی رہی ہیں۔ پس آگاہ ہو کہ قربانیوں کا وقت آپہنچا ابتلاؤں اور آزمائشوں کی گھڑیاں آگئیں اب تجھے بزرگان سلف کی یاد کو از سر نو تازہ کرنا ہے ایک طرف زندگی ہے تو دوسری طرف موت۔ گو موت اس زندگی سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ کیونکہ اس کے بدلہ کرنے سے تجھے وہ ابدی حیات نصیب ہوگی۔ کہ جس پر کبھی بھی فنا طاری نہ ہوگی۔ آؤ اور اپنے جان و مال کو قربان کرنے کے لئے موت کو مسکراتے ہوئے قبول کرنا تو بھی انہی انعامات و اکرام کی وارث ہو جنہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اور موجودہ زمانہ میں فرزند ارجمند احمدیت شہزادہ عبداللطیف صاحب شہید نے اپنی جان عزیز بے دریغ نچھاور کر کے حاصل کیا

"اگر تم خدا کی آنکھ کے سامنے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا" (مسیح موعود)

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"اے عزیزو تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو۔ اور وہ بھی بہت کچھ گذشتہ چکے ہو اپنے مولا کو ناراض مت کرو ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے پس تم سوچو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا۔ اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے۔ تم پر قابو نہ پائے گا"

(کشتی نوح صفحہ ۱۶)

تقویٰ کسے کہتے ہیں؟ اس کے متعلق حضور علیہ السلام فرماتے ہیں!

"اگرچہ دنیا پر از تکلیف و مصائب ہے لیکن کسیکو کیا خبر وہ (متقی جو اللہ کے دوست ہوتے ہیں) کیسی لذت اٹھاتے ہیں۔ اگر ان کو رنج ہو تو آدھ گھنٹہ تکلیف اٹھانا بھی مشکل ہے حالانکہ وہ تو تمام عمر تکلیف میں رہتے ہیں۔

ایک زمانہ کی سلطنت اگر دیکر ان کو اپنے کام سے روکا جائے تو کب کسی کی سنتے ہیں۔ اس طرح خواہ مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں۔ وہ اپنے ارادے کو نہیں چھوڑتے"

(ملفوظات صفحہ ۱۶)

پس آؤ ہم عہد کریں کہ ہم اتقاء کی حقیقی شان اپنے اندر پیدا کریں گے اور ہر مصیبت اور تکلیف میں لذت محسوس کریں گے۔ نہ کہ ذلت۔ ورنہ حضور کے یہ الفاظ بھی ہر وقت پیش نظر رکھیں۔

"ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بے قراری سے زندگی بسر کرو گے (وہ تمہاری عاقبت نہیں) دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گزریں گے"

(کشتی نوح صفحہ ۱۶)

اب چاہو متقی بن کر اپنی تباہی سے نجات حاصل کرو یا تقویٰ شعاری کو چھوڑ کر اپنی عمر کے آخری دنوں کو غم و غصہ میں گذارنے کے لئے کمربستہ ہو!

اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا خاص فضل فرمائے

(خاکسار دوست محمد واقف زندگی قادیان)

"غریب مسلمان پناہ گزینوں کے مفاد کا تحفظ ہمارا اولین فرض ہے۔"

خان آف ممدوٹ کا سامان بھیجے میں کاوٹیں

ڈپٹی کمشنر فیروز پور نے چٹھی دیکھنے سے انکار کر دیا

لاہور ۲۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان افتخار حسین خاں ممدوٹ نے اپنی فیروز پور والی کوٹھی سے سامان منگوانے کے لئے مشرقی پنجاب کے وزیر سردار سورن سنگھ کی سفارشی چٹھی حاصل کی تھی۔ لیکن جب ندیر خطے کے مسٹر وشنو بھگوان ڈپٹی کمشنر فیروز پور کے ہاں پہنچا تو ڈپٹی کمشنر نے پہلے تو خط دیکھنے ہی سے انکار کیا۔ اس پر نامہ بر نے زیادہ زور دیا۔ بڑی جرح کے بعد سامان نکالنے کا پرمٹ عطا کیا لیکن پرمٹ دینے کے بعد بھی اس کو چھٹی کے کرایہ دار کو بلا کر ہدایت کر دی کہ وہ سامان پہنچانے والوں کو حتی المقدور ٹالنے کی کوشش کرے تاخر بکل کچھ سامان مل سکا

مکانوں پر ناجائز قبضہ کرنیوالوں کو انتباہ

لاہور ۲۶ ستمبر۔ لاہور کے ڈپٹی کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ جن لوگوں نے ناجائز طور پر مکانوں پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ اگر انہوں نے خود بخود مکانوں کو خالی نہ کیا تو ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی اس قسم کے لوگوں کو مکانوں سے نکالنے کے لئے سپیشل سٹاف مقرر کر دیا گیا ہے۔ جو ۲۹ ستمبر سے گوالمنڈی سے اپنا کام شروع کریگا۔ ڈپٹی کمشنر نے یہ بات بھی واضح کر دی ہے کہ مکانوں کا کرایہ کم نہیں لیا جائے گا۔

مشرقی پنجاب کے پناہ گزینوں کیلئے آٹا

لاہور ۲۶ ستمبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے جالندھر اور ہوشیار پور میں مقیم مسلمان پناہ گزینوں کے لئے ایک ہزار بوری آٹے کی بھیجی ہے کیونکہ مشرقی پنجاب کی حکومت مسلمان پناہ گزینوں کو خوراک بہم پہنچانے میں ناکام رہی ہے۔

حکومت مشرقی پنجاب مسلمانوں کو راشن مہیا کرنے میں ناکام رہی ہے

پریس کانفرنس میں میاں افتخار الدین کا اعلان

لاہور ۲۶ ستمبر۔ مغربی پنجاب میں پناہ گزینوں کے لئے قائم کردہ نئے محکمے کے انچارج جناب میاں افتخار الدین نے پریس کانفرنس میں آج یہ اعلان کیا کہ مغربی پنجاب میں آنے والے مسلمان پناہ گزینوں کی امداد کے سلسلہ میں طبقہ امراء کے مقابلہ میں عوام الناس کے مفاد کو ترجیح دی جائے گی۔ ہم کسی ایسی انتقال جائداد کی کارروائی کو تسلیم نہیں کریں گے جو حکومت کے بالا بالا سرانجام دی گئی ہوگی میاں صاحب نے کہا کہ وہ اس پالیسی پر آخر دم تک کاربند رہیں گے۔ خواہ انہیں اس سلسلہ میں کسی طاقت سے نبرد آزما ہونا پڑے۔ حکومت پناہ گزینوں کی جائداد سے نفع اندوزی کی مہم کا آغاز کرنے کی کوئی خواہش نہیں رکھتی۔ حکومت صرف یہ چاہتی ہے کہ مسلمان پناہ گزینوں میں سے صحیح حقدار اس کاروبار پر قابض ہوں اور مغربی پنجاب کے مسلمانوں سے کوئی مقابلہ کرنے کی نوبت نہ آئے۔

جہاں تک ملوں کارخانوں اور بڑی بڑی دوکانوں اور تجارتی اداروں کا تعلق ہے۔ میری یہ خواہش ہے کہ حکومت انہیں اپنی تحویل میں لے کر خود چلائے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو ان کا کھلا نیلام کرایا جائے اور اس سلسلہ میں مغربی پنجاب کے بزنس کو نقصان نہ پہنچنے دیا جائے۔ میرے نئے محکمے میں ہر روز بارہ گھنٹے کام ہو رہا ہے اور ہم اپنی تنظیم سے رشوت ستانی اور جنبہ پروری کو بیخ و بنیاد کرنے کا مصمم ارادہ کر چکے ہیں۔ انہوں نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ بعض صورتوں میں رضاکاروں نے کنبہ پروری اور رشوت ستانی کا بازار گرم کیا ہے چنانچہ اب ایسے رضاکاروں کی جگہ تنخواہ یافتہ سٹاف متعین کرنے اور ان کی سرگرمیوں پر کڑی نگرانی کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ آئندہ ہر قافلے کے ہمراہ ایک فوجی افسر مغربی پنجاب کا کوئی سیاسی کارکن بھیجا جایا کرے گا۔

میاں صاحب نے افسوس ظاہر کیا کہ حکومت مشرقی پنجاب اغوا شدہ عورتوں اور بچوں کو برآمد کرانے میں تعاون نہیں کر رہی چنانچہ حکومت مغربی پنجاب کے مقرر کردہ پولیس سٹاف کو مشرقی پنجاب سے بے نیل و مرام واپس لوٹنا پڑا۔ لیکن مشرقی پنجاب کی حکومت کے اس افسوس ناک رویہ کے باوجود حکومت مغربی پنجاب اغوا کردہ غیر مسلم عورتوں کو برآمد کرانے میں تساہل سے کام نہیں لے گی۔ اس سلسلہ میں ڈپٹی کمشنروں کو مکمل ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

حکومت مشرقی پنجاب میں مسلمان پناہ گزینوں کو بھی راشن مہیا کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ مشرقی پنجاب کی حکومت مسلمانوں کو پورا راشن دینے میں ناکام رہی ہے۔

غیر مسلم اہلکاروں کی حفاظت کا انتظام

لاہور ۲۶ ستمبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے صوبے کے ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی ہے کہ اسپیریل بینکوں اس کی برانچوں اور سب آفسوں کے غیر مسلم ملازموں کی خاص طور پر حفاظت کی جائے۔ اس کے علاوہ دوسرے بنکوں اور صنعتی اداروں کے جو ملازم اپنی اپنی ملازمتوں پر واپس آنا چاہیں۔ ان کے لئے بھی خصوصی حفاظت کا انتظام کیا جائے۔

لاہور۔ ۲۶ ستمبر۔ پاکستان ریڈیو لاہور سٹیشن کے ڈائرکٹر مسٹر جگن کشور مہرہ مشرف بہ اسلام ہو گئے ہیں۔ آپ کا اسلامی نام احمد سلطان رکھا گیا ہے۔

نہر اپر باری دوآب کا بند توڑ دیا گیا

کراچی ۲۶ ستمبر۔ سرکاری طور پر یہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ سکھوں نے نہر اپر باری دوآب کو ملکیانہ کے پل کے قریب توڑ دیا جس سے ضلع لاہور کے کئی دیہات اور فصلیں زیر آب ہو گئیں اور حکام مشرقی پنجاب نے دو دن تک مرمت نہ کرائی۔ حکومت پاکستان نے اس سلسلہ میں ہندوستانی حکومت کو شدید احتجاجی یادداشت بھیجی ہے۔

وزیر اعظم پاکستان لیاقت علی خاں

آج لاہور پہنچ جائیں گے

لاہور ۲۶ ستمبر۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں کل لاہور واپس پہنچ جائیں گے۔ یاد رہے کہ مسٹر لیاقت علی خاں فی الحال لاہور میں ہی قیام فرما رہنے کے فیصلہ کا اعلان کر چکے ہیں۔

نیلام ہونیوالی دکانوں کے متعلق سرکاری اعلان

لاہور ۲۶ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مندرجہ ذیل دکانیں ان تاریخوں پر تقسیم ہونگی

(۱) دوآبہ ہاؤس دنیو بک شاپ	منگل	۳۰ ستمبر ۱۲ بجے دوپہر
(۲) دوآبہ ہاؤس اولڈ بک شاپ	"	" ۲ " "
(۳) نندرشو کمپنی بخشی مارکیٹ	"	" ۳ " "
(۴) گریٹ اسٹرن سٹورز کلاتھ مرچنٹ بخشی مارکیٹ	"	" ۴ " شام

نیلام میں صرف وہی لوگ حصہ لے سکیں گے۔ جو مشرقی پنجاب اور دوسرے فسادزدہ علاقوں سے یہاں اپنی تجارت لٹا کر آئے ہیں۔ ان مقامی لوگوں کو بھی دکانیں مل سکیں گی۔ جن کی دکانیں لوٹی اور جلائی جا چکی ہیں۔ سٹی مجسٹریٹ کے کمرہ عدالت کے باہر بالعین موقعہ پر شرائط نیلام دیکھی جا سکتی ہیں

پاکستان کی ایک فوجی گاڑی پر پندرہ گھنٹہ تک گولیوں کی بارش

لاہور ۲۶ ستمبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے ایک سرکاری بیان میں بتایا ہے کہ پرسوں ۲۴ ستمبر کو امرتسر سے تقریباً نصف میل کے فاصلہ پر پاکستان کی ایک فوجی گاڑی پر پندرہ گھنٹے تک گولیاں چلائی گئیں۔ فوجی افسروں کی اطلاع کے مطابق یہ گاڑی پیدل سے ۲۴ ستمبر کو چل کر اسی خام امرتسر پہنچ گئی مگر ۸ بجے شب یہ گاڑی امرتسر سے چلی تو اسٹیشن سے تقریباً نصف میل دور اس کو پٹڑی سے اتار دیا گیا۔ اور دونوں طرف سے گولیوں کی بوچھاڑ ہونے لگی۔ زیادہ تر گولیاں ریلوے لائن کے نزدیک دیواروں کے مورچوں سے آتی تھیں۔ پاکستانی فوج نے جواب میں فائر کئے یہ سلسلہ چار گھنٹے تک جاری رہا۔ بعد ازاں اس گاڑی کو اسٹیشن پر واپس لے جا کر گڈز شیڈ کے قریب کھڑا کر دیا گیا۔ یہاں بھی گاڑی پر گولیاں برسائی گئیں۔ اس پر فوج نے بھی مقابلہ شروع کر دیا۔ یہ لڑائی دوسرے دن صبح ۱۱ بجے تک جاری رہی۔ تب کہ گاڑی کو لاہور بھیج دیا گیا۔ اس لڑائی میں تین مسلمان فوجی ہلاک ہوئے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ حملہ آوروں میں سے کتنے اشخاص ہلاک یا مجروح ہوئے ہیں۔

ملتان سے مشرقی پنجاب جانے والے غیر مسلم پناہ گزینوں کی ایک سپیشل گاڑی پر حملہ کی بھی ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ یہ حملہ لودھراں کے نزدیک ہوا۔ گاڑی کے ساتھ جو فوج تھی۔ اس نے حملہ آوروں کو گولی چلا کر منتشر کر دیا۔ دونوں طرف سے معمولی نقصان ہوا۔

نئی دہلی ۲۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی حکومت نے لندن میں ہائی کمشنر کے دفتر کے ہمراہ سائنٹیفک اٹاشی فیسٹ متعین کرنے کا ارادہ کیا ہے ایسے آفیسر واشنگٹن کے ہندوستانی سفارت خانہ میں بھی مقرر کئے جائینگے ان دونوں دفاتر میں ماہر سائنسدان مقرر ہوں گے جو اپنی حکومت کو برطانیہ اور امریکہ میں شعبہ سائنس کی ترقیات سے آگاہ کرتے رہا کریں گے۔ ایسے دفاتر قائم کرنے کا فیصلہ جولائی ۱۹۴۷ء میں کیا گیا تھا۔

Digitized by Khilafat Library, Rabwah

امرتسر میں قحط اور ہیضہ کا زور

رسل و رسائل کے تمام سلسلے منقطع ہو چکے ہیں

امرتسر ۲۶ ستمبر۔ کل متعدی امراض کے میونسپل ہسپتال میں ہیضہ کے دو سو چوبیس مریض داخل ہوئے۔ اس ہسپتال میں ہیضہ سے ۵، موتیں ہوئیں، پناہ گزینوں کے کیمپوں میں پچاس افراد مر گئے۔

بیرونی دنیا سے امرتسر کا تعلق عملی طور پر منقطع ہو چکا ہے۔ اتوار سے پسنجر ٹرینوں کی آمد و رفت کا سلسلہ معطل ہے۔ دہلی کے ساتھ ٹیلیگراف کی براہ راست لائن پچھلے کام نہیں ہو سکتا۔ پلائن خراب ہو گئی ہے ٹیلیفون کی لائنوں کا بھی یہی حال ہے۔

دہلی اور امرتسر کے درمیان طیاروں کی آمد و رفت بھی بند ہے۔ ڈسٹرکٹ سروس کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ بازار میں کوئی سبزی دستیاب نہیں ہوتی۔ آٹو تین روپے سیر اور اروی دو روپے سیر ملتی ہے

پاکستان کو صنعتی ترقی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے

قائد اعظم کا بیان

کراچی ۲۶ ستمبر۔ دی الکا ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ کے سنگ بنیاد کی تقریب کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے گورنر جنرل قائد اعظم محمد علی جناح نے فرمایا۔

"پاکستان ابھی زیادہ تر زراعتی ملک ہے اور صنعتی مال کے لئے وہ غیر ممالک کا دست نگر ہے۔ اس کی وسعت عوامی طاقت اور صنعتی ذرائع اس امر کے مقتضی ہیں کہ اسے دنیا میں نمایاں پوزیشن حاصل ہو۔ اس مقصد کے پیش نظر پاکستان کو اپنے صنعتی استحکام کی طرف خاص توجہ مبذول کرنی ہو گی۔ پاکستان کو صنعتی ملک بنا کر ہم ضروریات زندگی کے لئے غیر ممالک کی امداد کے محتاج نہ رہیں گے۔ ہم اپنے عوام کے لئے زیادہ روزگار مہیا کر سکیں گے اور اپنے ملکی وسائل میں توسیع کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ قدرت نے ہمیں کافی صنعتی وسائل عطا کر رکھے ہیں اب ان سے استفادہ کرنا ہمارا اپنا کام ہے

نوّے ہزار غیر مسلموں کے دو پیدل قافلے

ہندوستان پہنچ گئے

امرتسر ۲۶ ستمبر۔ پناہ گزینوں کے نقل و حمل کا انتظام کرنے والی فوج کے ہیڈ کوارٹر میں یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ضلع لائلپور کے پچاس ہزار غیر مسلموں کا پہلا پیدل قافلہ صحیح و سلامت ضلع فیروز پور کی حدود میں داخل ہو گیا۔ ضلع منٹگمری کے چالیس ہزار غیر مسلموں کا پیدل قافلہ قصور کے راستے سے مشرقی پنجاب کی حدود میں داخل ہو چکا ہے۔ جڑانوالہ اور دوسرے علاقوں کے تین پیدل قافلے اطمینان کے ساتھ سفر کر رہے ہیں۔ پیدل قافلوں کے لئے طیاروں میں چپاتیاں بھیجی جا رہی ہیں اور چینی اور دوائی بھیجے ہوئے ٹرک روانہ ہو رہے ہیں۔

لاہور ۲۶ ستمبر۔ لودھراں اور شیخوپورہ کے ایکسٹرا پولیس نے بے اندازہ لاوارث مال برآمد کیا ہے۔ یہ مال حوالہ سرکار ہو چکا ہے۔

مغربی پنجاب کے محکمہ مال میں کئی آسامیاں خالی ہیں

پناہ گزین مسلمان فوراً درخواستیں بھیج دیں!

لاہور ۲۶ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مغربی پنجاب کے محکمہ مال میں بہت سی آسامیاں خالی ہیں۔ یہ آسامیاں غیر مسلم عملہ کے مشرقی پنجاب چلے جانے اور پناہ گزینوں کو دوبارہ آباد کرنے کے سلسلہ میں خالی ہوئی ہیں۔ پناہ گزینوں میں سے کئی اشخاص جو مغربی پنجاب اور ہندوستانی ریاستوں کے محکمہ مال کا تجربہ ہو گا۔ ایسے اشخاص سے جو ضروری تجربہ اور کوالی فیکیشنز رکھتے ہیں۔ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ریونیو اسسٹنٹ، تحصیلداروں اور نائب تحصیلداروں کی آسامیوں کے لئے فائینشل کمشنر مغربی پنجاب کو درخواستیں بھیجیں۔ درخواستیں دفتر کے اوقات ۱۰ بجے صبح سے ۵ بجے شام تک کمشنر لاہور کے دفتر میں بذریعہ ڈاک یا خود آ کر دی جا سکتی ہیں۔

قانون گو اور پٹواریوں کی آسامیوں کے لئے درخواستیں ڈائرکٹر آف لینڈ ریکارڈز مغربی پنجاب لاہور میں بھیجی جا سکتی ہیں۔

حکومت کشمیر کے پارلیمنٹری سیکرٹری خواجہ عبدالغنی مستعفی ہو گئے

ریاست کی مسلم کش پالیسی کے خلاف احتجاج

لاہور ۲۶ ستمبر۔ حکومت کشمیر کے پارلیمنٹری سیکرٹری خواجہ عبدالغنی نے حکومت کی مسلم کش پالیسی کے خلاف بطور احتجاج اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے اور وہ اب مسلم کانفرنس کی تحریک میں شامل ہو گئے ہیں۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے کشمیر کو پاکستان میں شامل کرنے کی مہم میں حصہ لے سکیں۔

لاہور ۲۶ ستمبر۔ پنجاب سول سیکرٹریٹ کے گزیٹڈ افسروں کا اجلاس منعقد ہوا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ سول سیکرٹریٹ اور دوسرے ملحقہ دفاتر کا ہر ملازم قائد اعظم ریلیف فنڈ میں ایک دن کی تنخواہ دے۔ سول سیکرٹریٹ اور دوسرے ملحقہ دفاتر کے ملازمین سے چندہ جمع کرنے کے لئے ایک کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔

لاہور ۲۶ ستمبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے لاوارث پناہ گزین عورتوں کی رہائش کے لئے چوبرجی کے پاس گنگا رام کے یتیم خانہ میں انتظام کیا ہے۔ لاوارث بچوں کے لئے بھی یتیم خانہ کھولا جا رہا ہے۔

حکومت ہند کا تمام نظام غنڈوں کے ہاتھ میں چلا جائے گا"

امرتسر ۲۶ ستمبر۔ "اگر مملکت ہندوستان کو ایک جمہوری ریاست کی حیثیت سے زندہ رہنا ہے تو اسے اپنے دشمنوں سے لڑنا پڑے گا۔ جو ناروا طریقے اختیار کر کے اندرون ملک میں فساد برپا کر رہے ہیں اور موجودہ مصیبت کے دور میں جس کی دنیا میں نظیر نہیں ملتی۔ عوام کی ہمتوں کو پست کر رہے ہیں"

یہ خیالات مسز سروجنی نائیڈو نے ظاہر کئے تھے۔ جو امرتسر میں پنڈت جواہر لال نہرو کی ذاتی نمائندہ کی حیثیت سے کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے تسلیم کیا۔ کہ اگر اندرونی امن کو بحال نہ کیا گیا۔ تو تمام طاقت ایک غنڈا جماعت کے ہاتھ میں آ جائے گی اور آزادی کا خواب ختم ہو جائیگا۔

لاہور ۲۶ ستمبر۔ عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ دوکانوں کے نیلام اور تعمیر کا دفتر اب ۴۴

پاکستان میں غیر مسلم پناہ گزینوں کو بسانے کی مہم

کراچی ۲۶ ستمبر۔ آج حکومت پاکستان کے وزیر خوراک آنریبل راجہ غضنفر علی خاں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ کابینہ پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ پاکستان کی غیر مسلم اقلیتوں میں اعتماد کی روح پھونکنے اور انہیں اپنے اپنے علاقوں میں پھر سے آباد کرنے کی طرف سب سے زیادہ توجہ دی جائے۔ کابینہ نے اس سلسلہ میں مجھے مغربی پنجاب بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

راجہ صاحب نے کہا۔ ہم ہر قیمت پر امن قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ہم بدامنی کو ختم کر دینے کے خواہاں ہیں اور موجودہ کشیدگی کو ختم کرنے کے لئے ہر تجویز کا خیر مقدم کریں گے۔ میں فوراً مغربی پنجاب جا رہا ہوں۔ جہاں میں راولپنڈی ڈویژن میں اپنے کام کا آغاز کروں گا۔

راجہ صاحب نے کہا حکومت پاکستان نے ہندوستانی حکومت کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے کہ مغربی اور مشرقی پنجاب میں اقلیتوں کی حفاظت کے لئے بعض علاقے مخصوص کر دیئے جائیں۔ ابھی ہندوستانی حکومت کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔ میں غیر مسلموں کو مشورہ دوں گا کہ وہ اپنی اپنی جگہوں پر جمے رہیں۔

۴۴ ڈی اے وی مڈل سکول موہن لال روڈ پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ مسلمان پبلک کی رہنمائی کے لئے ایک انکوائری آفس بھی کھول دیا گیا ہے۔

پناہ گزینوں کے قافلوں کی نقل و حرکت شروع کر دی گئی

لاہور ۲۶ ستمبر۔ آج سے مشرقی اور مغربی پنجاب میں پناہ گزینوں کی نقل و حرکت پھر شروع کر دی گئی ہے۔ امرتسر سے پچاس ہزار مسلمانوں کا آخری قافلہ پیدل لاہور آ رہا ہے۔

میجر عاشق حسین کے قاتل کو سزائے موت

لاہور ۲۶ ستمبر۔ آج لاہور کے ڈسٹرکٹ سیشن جج ملک فتح خاں نے میجر عاشق حسین ایم اے ایل اے کے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے پولیس کنسٹیبل غلام حسین کو موت کی سزا دی۔

کراچی ۲۶ ستمبر۔ پان امریکن ورلڈ ایئر ویز نے کلکتہ اور کراچی کے درمیان ہفتہ میں دو دفعہ کے لئے فضائی سروس شروع کر دی ہے۔ درمیانی فاصلہ ساڑھے پانچ گھنٹوں میں طے کیا جایا کرے گا۔

Digitzed by Khilafat Library Rabwah